HBL
ISLAMIC BANKING
اسلامک بینکنگ

فتویٰ

باسمہ سبحانہ

گرامی قدر جناب مفتی صاحب
جامعہ دارالعلوم کراچی۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حبیب بینک لمیٹڈ نے جنوری ۲۰۰۵ء میں اسلامی بینکاری کے مروجہ طریقوں کے تحت کام کرنے کے لیے کراچی میں ایک شاخ کھولی ہے۔ اس شاخ کو کھولنے کے لیے بینک دولت پاکستان سے باقاعدہ اجازت نامہ لیا گیا ہے اور اس اجازت نامے کے حصول کے لیے تمام شرائط پوری کی گئی ہیں۔ ان میں ایک یہ شرط بھی تھی کہ کسی مؤقر ادارے سے فارغ التحصیل کوئی تجربہ کار اور ماہر عالمِ دین شریعہ امور کی نگرانی پر مامور ہو جو معاہدات اور دیگر کاغذات ودستاویزات کی تیاری میں مدد کرنے کے علاوہ یہ اطمینان کرے کہ ان میں ان تمام شرائط وقواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے جو شریعت کی رو سے مطلوب ہیں۔ چنانچہ بینک دولت پاکستان کی مذکورہ شرط کے مطابق ایک مستند ماہر عالم دین ہمارے معاملات کی شرعی اعتبار سے نگرانی کرتے ہیں۔

حبیب بینک نے ابتداہی میں یہ طے کرلیا تھا کہ جب تک معروف طریقۂ ہائے تمویل کو برت کر مکمل اطمینان نہیں کرلیا جاتا، اس وقت تک بینک صرف حسابات جاریہ کے تحت کھاتیداروں سے رقوم وصول کرے گا، جن پر کوئی منافع نہیں دیا جاتا لیکن یہ تمام رقوم بینک کے ذمے دین ہوتی ہیں۔ یہ شاخ اپنے اداشدہ سرمائے کے علاوہ حبیب بینک کے مرکزی پول سے حساب جاری کے تحت ملنے والی مزید رقوم اور کھاتیداروں کی رقوم کو منافع بخش طریقے سے استعمال کرنے کے لیے فی الحال درج ذیل طریقۂ ہائے تمویل کے تحت کام کر رہی ہے۔

مرابحہ:

ضروری امور طے ہو جانے کے بعد سب سے پہلے حبیب بینک اور مرابحہ کے تحت رقم کے حصول کے خواہشمند تاجروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جس میں اس سہولت کے تحت میسر کل رقم کے اندراج کے علاوہ، اس کے استعمال کا طریقۂ کار، شرح منافع طے کرنے کا طریقۂ کار، ضمانت جو درکار ہو اور معاہدے کی مدت مذکورہ ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عموماً متعلقہ تاجر کو بذریعہ وکالت نامہ بینک کا وکیل مقرر کرلیا جاتا ہے۔ اول الذکر معاہدے کی کل مدت کے درمیان وکالت کا معاہدہ بھی برقرار رہتا ہے۔

جب بھی مذکورہ تاجر کو سامان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کے مکمل کوائف بینک کو مہیا کرتا ہے۔ عام طور پر بینک فراہم کنندگان کو قیمت کی ادائیگی کر کے بذریعہ وکیل یہ سامان خرید لیتا ہے اور اس مرحلے پر سامان پر تاجر کا قبضہ محض بینک کے وکیل کے طور پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھار بعض قانونی مجبوریوں کی بناء پر چند شرائط کے ساتھ جن کا اطمینان شرعی امور کا نگران کرتا ہے، بینک سامان کی قیمت کے مساوی رقم اپنے وکیل کو دیتا ہے کہ وہ ایک معینہ مدت (مثلاً ۷ دن) کے دوران سامان خرید کر بینک کو مطلع کرے۔ اس کے بعد وہ تاجر بینک کو سامان خریدنے کی پیشکش کرتا ہے اور اگر بینک اس کی پیشکش کو قبول کرلے تو سامان کی حتمی قیمت اور ادائیگی کا طریقۂ کار طے کرلیا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر تاجر کو مالکانہ حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اور قیمت کی ادائیگی مؤخر ہونے کی صورت میں وہ بینک کا مدیون بن جاتا ہے۔

HBL
ISLAMIC BANKING
اسلامک بینکنگ

فتویٰ

ادائیگیِ قیمت چاہے فراہم کنندہ کو ہو چاہے وکیل کو، فراہم کنندہ کی طرف سے جاری کردہ انوائس ضرور لی جاتی ہے تاکہ اس بات کا احتمال نہ رہے کہ تاجر اپنے پاس پہلے سے موجود سامان کے عوض مرابحہ کی رقم کا استعمال کر رہا ہے۔

اگر خدانخواستہ مقررہ تاریخ یا تواریخ پر کل قیمت یا اس کی کوئی قسط ادا نہ کی جائے تو تاجر کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ سب سے پہلے کئے جانے والے معاہدے میں مذکورہ شرط برائے التزام بالتصدق کے تحت ایک مقررہ رقم بطور صدقہ بینک میں جمع کرائے اور بینک اس امر کا پابند ہے کہ یہ کل رقم تاجر کی طرف سے شرعی مصارف پر اس طرح صدقہ کرے کہ خود بینک کو اس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی منفعت حاصل نہ ہو۔

درآمدات کی تمویل کے لیے بھی مرابحہ کا مذکورہ بالا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اجارہ (جامد اثاثوں مثلاً گاڑیوں، مشینری، عمارات کے لیے)

بینک مطلوبہ اثاثے خود یا کسی وکیل کے ذریعے خرید کر مستاجر کو کرائے پر دے دیتا ہے۔ اگر یہ اثاثے پہلے سے مستاجر کی ملکیت ہوں تو ایک معاہدے کے ذریعے بینک ان کو خرید لیتا ہے لیکن بیع کے اس معاہدے میں ان اثاثوں کو اجارہ پر دینے کے معاملے کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔

اثاثوں کو خریدنے اور ان پر قبضہ کرنے کے بعد ایک الگ دستاویز کے ذریعے یہ اثاثے مستاجر کے حوالے کئے جاتے ہیں اور کرائے کی وصولی اس وقت سے ہی شروع ہوتی ہے جب مطلوبہ اثاثے مستاجر کے حوالے کر دیئے گئے ہوں۔

اجارہ کی کل مدت کے دوران بینک اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ ان اثاثوں پر اس کی ملکیت برقرار رہے۔ مالک ہونے کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ان کو بینک پورا کرتا ہے۔ مثلاً اثاثوں کی حفاظت کے لیے بیمہ کا حصول بینک کرتا ہے۔ چونکہ پاکستان میں شرعی تکافل کی سہولت تاحال میسر نہیں ہے لہٰذا دیگر اداروں کی طرح حبیب بینک بھی بیمہ کے مروجہ نظام کے تحت ہی کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں اثاثوں سے متعلق ایسے ناگہانی اخراجات جو ان کے استعمال سے متعلق نہیں ہیں، وہ بھی بینک برداشت کرتا ہے۔ جن اثاثوں کی ملکیت کا اندراج کسی سرکاری ادارے میں ہونا ہو (مثلاً گاڑیوں کی رجسٹریشن) وہ متعلقہ ادارے میں بینک کے نام رجسٹر کروائے جاتے ہیں۔

مرابحہ کی طرح اجارہ کے اندر بھی کلائنٹ کی طرف سے ادائیگی میں تاخیر پر التزام بالتصدق کے تحت صدقہ کی رقم کی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں براہ کرم تحریراً مطلع فرمائیں کہ حبیب بینک کی اسلامی بینکاری کے لیے قائم کی گئی شاخ میں کھاتہ کھولنے اور مذکورہ بالا تمویلی سہولیات سے فائدہ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انوار احمد

کراچی۔

ISLAMIC BANKING
اسلامک بینکنگ

فتویٰ

الجواب حامداومصلیا

سوال میں جوطریقہ کار ذکر کیا گیا ہے، وہ اصولی طور پر شرعاً قابل قبول ہے بشرطیکہ معاہدات کی تیاری اوراس کا عملی طریقہ کار مستند عالم دین کی نگرانی میں ہو۔ لہٰذا جب تک حبیب بینک (اسلامک بینکنگ) سوال میں ذکرکردہ تفصیل کے مطابق بینکنگ کررہا ہے اوراس کی شرعی نگرانی کا اہتمام کررہا ہے اس وقت تک اس میں کھاتہ کھولنے اور مذکورہ تمویلی سہولیات حاصل کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر خدانخواستہ اصولوں سے ناقابلِ اصلاح انحراف سامنے آیا یا بینک کے معاملات کی شرعی نگرانی کا انتظام باقی نہ رہا تو ایسی صورت میں دارالافتا، جامعہ دارالعلوم کراچی سے اس کا اعلان کردیا جائے گا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اعجاز احمد صمدانی غفرلہ
دارالافتاء، جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۴-۱۱-۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء

مفتی

نائب مفتی